

میں فروخت کرنے اور کسی اور چیز میں تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس میں اشکال ہے۔ مسئلہ ۱۔ ”مفتوحة عنوة“ زمین کو فروخت کرنا کہ جو فتح کے وقت آباد تھی، جائز نہیں ہے اور اس سے مراد وہ

زمین ہے کہ جو کفار پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد ان سے لی گئی ہے کیونکہ یہ زمین تمام مسلمانوں کی ملکیت ہے پس یہ اپنے حال پر اس شخص کے ہاتھوں میں باقی رہے گی کہ جو اسے آباد کرتا ہے اور اس کا ٹیکس وصول کیا جائے گا اور مسلمانوں کے مفاد میں خرچ کیا جائے گا لیکن وہ زمین کہ جو مسلمانوں کی فتح کے وقت موات تھی اور پھر احیاء کی صفت اس پر عارض ہو گئی تو یہ زمین اس کی ملکیت میں ہوگی کہ جس نے اسے آباد کیا ہے اور اس طرح سے گھروں، زمینوں اور ان زمینوں کے بعض قطعات کی مشکل کہ جن سے املاک کا معاملہ کیا جاتا ہے، آسان ہو جائے گی کیونکہ احتمال یہ ہے کہ جو شخص ان میں تصرف کرتا ہے صحیح طریقے سے ان کا مالک ہو جاتا ہو پس جب تک جو چیز اس کے ہاتھ میں ہے اس پر ملکیت کا حکم لگایا جائے گا مگر یہ کہ اس ملکیت کے برخلاف علم حاصل ہو جائے (تو ملکیت کا حکم نہیں لگایا جائے گا)۔ پانچویں شرط: عوض و معوض کو حوالے کرنے پر قادر ہونا۔ پس ملکیت میں موجود ایسا پرندہ کہ جو ہوا میں اڑ رہا ہو اسی

طرح ملکیت میں موجود پانی میں چھوڑی جانے والی مچھلی اور فرار ہو جانے والے جانور کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر بائع حوالے کرنے پر قادر نہ ہو لیکن خریدار اسے حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو ظاہراً (اس طرح فروخت کرنا) صحیح ہے۔

## خيارات

خيارات چند قسم کے ہیں۔

### اول، اختیار مجلس

جب معاملہ ہو جائے تو دونوں کیلئے اس وقت تک اختیار ہے جب تک معاملہ کی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے۔ پس اگر ایک قدم بھی جدا ہو جائیں اور عرفاً جدائی متحقق ہو جائے تو اختیار مجلس دونوں طرف سے ساقط ہو جائے گی اور معاملہ لازم ہو جائے گا۔ ہاں اگر دونوں معاملہ کی جگہ سے جدا ہو جائیں لیکن ایک ساتھ رہیں تو اختیار باقی رہے گا۔



### دوم: خیار حیوان

جو شخص بھی حیوان خریدے تو عقد کے وقت سے تین دن تک اسے خیار ہے اور بیچنے والے کیلئے اگر ثمن حیوان ہو تو خیار ثابت ہونے میں اشکال ہے بلکہ خیار کا نہ ہونا قوت سے خالی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۔ اگر خریدنے والا حیوان میں ایسا تصرف کرے جس سے نوعارضائیت کا اظہار ہوتا ہو اور غالباً رضا پر دلالت ہوتی ہو تو خیار ساقط ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر حیوان کے نعل لگانا، سم کاٹنا، بال کاٹنا اور اسے رنگنا بلکہ اس کے بال رنگنا وغیرہ اور ہر تصرف رضائیت پر دلالت نہیں کرتا اور نہ ہی ہر فعل انجام دینا رضائیت پر دلالت کرتا ہے مثلاً غیر معمولی طور پر سواری کرنا، چارہ دینا اور پانی پلانا۔

مسئلہ ۲۔ اگر حیوان خیار کی مدت میں ہلاک ہو جائے تو وہ مال بائع میں سے قرار پائے گا اور معاملہ باطل ہو جائے گا اور خریدنے والا اگر قیمت ادا کر چکا ہو تو بائع سے رجوع کرے گا۔

مسئلہ ۳۔ تین دن کے اندر حیوان میں عیب کا حاصل ہونا اگر خریدنے والے کی کوتاہی کی وجہ سے نہ ہو تو معاملے کے فسخ کرنے اور حیوان کے پلٹا دینے میں کوئی مانع نہیں۔

### سوم: خیار شرط

یہ خیار عقد کے دوران شرط کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور اس کا بیچنے اور خریدنے والے کیلئے یا دونوں میں سے کسی ایک کیلئے یا تیسرے شخص کیلئے قرار دینا جائز ہے اور یہ خیار خاص مدت کا حامل نہیں ہے بلکہ جس طرح دونوں شرط کریں چاہے قلیل ہو یا کثیر لیکن مدت کو مقدار، اتصال اور انفصال کے اعتبار سے معین ہونا چاہئے۔ ہاں اگر معینہ مدت ذکر ہو مثلاً ایک مہینہ اور اتصال و انفصال کے اعتبار سے مطلق ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مدت عقد سے مقصل ہوگی۔

مسئلہ ۱۔ دونوں یا کسی ایک کیلئے مشورہ کرنے اور حکم لینے کے بعد خیار کی شرط کرنا جائز ہے۔ اس طرح کہ ایک تیسرے شخص سے عقد کے بارے میں مشورہ کرے اور جو وہ تیسرا شخص کہنے چاہے عقد کا باقی رکھنا یا فسخ کرنا، اسی کی بات کی پیردی کی جائے اور اس شرط میں مدت معین کرنا بھی معتبر ہے اور جس کیلئے شرط کی گئی ہے وہ تیسرے شخص کے حکم دینے سے پہلے فسخ نہیں کر سکتا اور اگر تیسرا شخص فسخ کا حکم دے تو اس پر فسخ کرنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ پس اگر بیچنے والا خریدنے والے سے شرط کرے کہ مجھے تین دن کی مہلت دے دو تاکہ میں اپنے دوست یا دلال سے مشورہ کر لوں تو اگر اس نے مصلحت دیکھی تو اس کیلئے معاملہ لازم ہو جائے گا ورنہ لازم نہیں ہوگا اور اس شرط کی بازگشت دوست یا دلال کے مصلحت نہ سمجھنے کی صورت میں اس کیلئے خیار قرار دینے کی طرف ہے نہ یہ کہ مطلقاً خیار کا حامل ہو، پس خریدنے والے



کو نقد اسی صورت میں خیار حاصل ہو گا۔

مسئلہ ۲۔ خیار شرط کے بیج سے مختص نہ ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ خیار شرط اکثر عقود لازم میں جاری ہوتا ہے اور ایقاعات مثلاً طلاق، عتق، ابرا وغیرہ میں خیار شرط کے جاری نہ ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۔ بیچنے والے کیلئے جائز ہے اس طرح خیار کی شرط کرنا کہ اگر وہ اسی قیمت یا اس جیسی قیمت کو معینہ مدت میں پلٹا دے تو خیار کا حامل ہو گا۔ پس اگر معینہ مدت گزر جائے اور وہ قیمت کامل طور پر نہ پلٹا سکے تو بیع لازم ہو جائے گی اور ایسے معاملہ کو عرفاً بیع خیار کہتے ہیں اور ظاہراً بیچنے والے کیلئے صحیح ہے کہ تھوڑی بہت قیمت دے کر پورے معاملہ کو فسخ کرنے یا بعض قیمت کے پلٹانے کے مقابل میں اتنے ہی معاملے کے فسخ کرنے کی شرط کرے اور قیمت کے پلٹانے میں بائع کی طرف سے ایسا عمل انجام دینا کہ جو اس کی طرف سے قبضہ کرنے میں دخل رکھتا ہو کافی ہے اگرچہ مشتری (خریدار) قیمت وصول کرنے سے اجتناب کرے۔ پس اگر بائع نے قیمت حاضر کی ہو اور اس کے سامنے پیش کی ہو اور اسے وصول کرنے پر قادر کر دیا ہو لیکن مشتری نے نہ لی اور اجتناب کیا ہو تو بائع حق فسخ رکھتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ اس مدت میں بیع کا ثمرہ اور اس کے منافع مشتری کا حق ہے جس طرح بیع کا ضائع ہونا بھی مشتری کے ذمہ ہے بیع کے ضائع ہونے کے بعد خیار باقی رہے گا بشرطیکہ خیار اور فسخ پر قادر ہونے کی شرط کی گئی ہو نتیجتاً بائع فسخ کے بعد مثل یا قیمت کی طرف رجوع کرے گا اور اگر فسخ کے ذریعہ عین مال کے پلٹانے کی شرط کی ہو تو خیار ساقط ہو جائے گا اور اگر عین مال کا واپس کرنا شرط ہو تو مشتری کیلئے مدت گزرنے سے پہلے مال میں ایسا تصرف کرنا کہ جس سے مال منتقل ہو جائے یا ضائع ہو جائے جائز نہیں ہے اور فسخ عقد پر قادر ہونے کی شرط لگائی گئی ہو تو فسخ دینے والا تصرف اور مال ضائع کرنے کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۔ وہ قیمت جس کے پلٹانے کی شرط کی گئی ہو اگر بائع کے ذمہ کلی طور پر ہو جیسے اگر بائع کے ذمہ زید کے ایک نزار درہم ہوں پھر بائع اپنے گھر کو اپنے ذمہ پر موجود مبلغ کے مقابل بیچ دیے ہو اور اپنے لئے اس شرط کے ساتھ کہ اگر قیمت واپس کر دے تو صاحب خیار ہو گا پس مافی الذمہ کو واپس کرنے سے قیمت واپس ہو جائے گی اگرچہ بائع مافی الذمہ کو قیمت قرار دینے سے بری الذمہ ہو گیا تھا۔

مسئلہ ۶۔ اگر بائع نے بالکل قیمت نہ لی ہو اور چاہے قیمت مشتری کے ذمہ بطور کلی ہو یا اس کے پاس اصل موجود ہو آیا بائع معینہ مدت گزرنے سے پہلے خیار اور حق فسخ رکھتا ہے یا نہیں؟ دو صورتیں ہیں پہلی صورت رحمان سے خالی نہیں ہے اور اگر قیمت لے لی ہو تو اگر قیمت بطور کلی ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس پر اسی لی ہوئی عین کا پلٹانا لازم نہیں ہے بلکہ کوئی فرد بھی کہ جس پر کلی منطبق ہو پلٹانا کافی ہے لیکن اگر وہی عین واپس کرنے کی شرط کی تصریح کی ہو تو وہی عین واپس کرنا ہوگی اور اگر قیمت عین شخصی ہو تو پلٹانا اسی کے واپس کرنے سے مستحق ہو گا پس اگر ضائع ہو جانے کی وجہ سے یا اسی



میں کس اور دہ سے وہیں کرنا ممکن نہ ہو تو غیباں ہونا چاہئے کہ اس کے منکر نہ ہونے کی صورت میں اس پر  
 پہنچ کر شہرہ کریں جو مصر کا ہل کو بھی شامل ہوتی ہو تو غیباں ہونا چاہئے کہ اس کے منکر نہ ہونے کی صورت میں اس پر  
 پہنچ کر شہرہ کریں جو مصر کا ہل کو بھی شامل ہوتی ہو تو غیباں ہونا چاہئے کہ اس کے منکر نہ ہونے کی صورت میں اس پر  
 پہنچ کر شہرہ کریں جو مصر کا ہل کو بھی شامل ہوتی ہو تو غیباں ہونا چاہئے کہ اس کے منکر نہ ہونے کی صورت میں اس پر

مسئلہ ۷۔ جس طرح قیمت کا پتہ مشتری تک پہنچانے سے متعلق ہونا چاہئے اس طرح اس کے دیکھیں مطلقاً قیمت  
 پہنچانے کیلئے مخصوص دیکھیں تک پہنچانے سے بھی متعلق ہونا چاہئے ہے یا اس کے سرپرست جیسے ماکم۔ اگر مشتری جنوں یا  
 غائب ہو جائے۔ تک پہنچانے سے بھی موصول ہونا چاہئے ہے بلکہ مسائل میں نہیں تکہ اس کے دائرہ میں پہنچانے سے  
 بھی متعلق ہونا چاہئے ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب غیباں قیمت کے وہیں کرنے یا مشتری کی طرف پتہ لانے کے  
 عنوان سے مشروط ہو اور مطلق بیان کیا گیا ہو لیکن اگر قیمت کو خود مشتری تک پہنچانے اور اسی کے ساتھ تک پہنچانے کی  
 شہرہ کی گئی ہو تو اس کے علاوہ کسی کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر دل (سرپرست) مولیٰ علیہ (جس کی سرپرستی کر رہا ہے) کیلئے معادل غیباں کے ایسے کوئی چیز  
 غریبے اور غیباں کی مدت ختم ہونے سے پہلے اس کا گھر ہونا نہ صرف ہو جائے اور بیچنے والا قیمت وہیں کو دے تو اس  
 صورت میں قیمت کو مولیٰ علیہ تک پہنچانے سے پتہ مشتری پہنچانے کا اور جس کے قبضہ میں پہنچ کر تک پہنچانے کا  
 اور دل کی روایت ختم ہو جانے کے بعد قیمت کا اس کی طرف پتہ لگانی نہیں ہے اگر وہ سرپرستوں میں سے ایک مثلاً باپ  
 مولیٰ علیہ کیلئے غریبے تو کیا دوسرے سرپرست مثلاً بہن تک قیمت پہنچانے سے منع ہوگا ہے یا نہیں؟ مذکورہ مسئلہ میں  
 خصوصاً جب قیمت کا باپ تک پہنچنا ممکن نہ ہو منع کا صحیح ہونا ہی نہیں ہے لیکن اگر ماکم نہ باپ روایت کوئی چیز  
 غریبے تو قویٰ یہ ہے کہ کسی اور ماکم تک قیمت پہنچا جائے پہلے ماکم تک قیمت پہنچا ممکن ہو کالی نہیں ہے اور ممکن نہ  
 ہونے کی صورت میں کسی اور ماکم تک قیمت پہنچانی جاسکتی ہے۔ یہ بھی ساتھ مسئلہ کی طرح اسی صورت میں ہو کہ مشتری  
 کا بالخصوص قیمت کو پتہ صراحت کے ساتھ پہنچا ہوا ہو نہ مشتری کے علاوہ کسی اور کو قیمت نہیں پہنچانی جائے گی۔

مسئلہ ۹۔ اگر بلع وقت پا جائے تو تمام غیبات کی طرح یہ غیباں بھی اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہو جائے گا لیکن  
 "میں وہیں کر کے معادل منع کر سکتے ہیں جس میں وارث کے قوانین کے مطابق اس کی طرف پتہ آئے گا۔ جس طرح ارادہ  
 قیمت سب پر حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی اگر غریبہ روایت پا جائے تو قیمت اس کے وارثوں کو ادا کر کے منع کرنا گاہرا  
 جائز ہے بل اگر بالخصوص خود مشتری کو قیمت وہیں کرنے کی شہرہ کی گئی ہو تو گاہرا اس کے وارث اس کے قائم مقام  
 نہیں ہو سکتے ہیں مشتری کی روایت سے غیباں ساقط ہو جائے گا۔



مسئلہ ۱۰۔ جس طرح قیمت کے پلٹانے کی شرط کے ساتھ بائع کیلئے خیار قرار پاسکتا ہے اسی طرح مشتری کیلئے مال کے پلٹانے کی شرط کے ساتھ خیار قرار دیا جاسکتا ہے اور ایسی صورت میں ظاہراً جس کی طرف اطلاق منصرف ہوتا ہے، عین مال کا پلٹانا ہے پس تلف ہونے کے باوجود بھی بدل کو ادا کرنے سے (خیار) مستحق نہیں ہوگا مگر یہ کہ ایسی چیز پلٹانے کی تصریح کرے کہ جو بدل کو بھی شامل ہوتی ہو اور جائز ہے کہ خیار اس صورت میں دونوں کیلئے قرار دیا جائے جب دونوں عین ثمن اور عین مال کو پلٹائیں کہ جو ان کی طرف منتقل ہوا ہے۔

### چہارم: خیار غبن

یہ خیار ایسی جگہ ہوتا ہے جب بائع اصل قیمت سے کم قیمت پر کسی چیز کو فروخت کرے اور اصل قیمت کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمت پر خریدی گئی ہو ایسی صورت میں مغبون کیلئے معاملہ کو فسخ کرنے کا اختیار ہے قیمت کا کم یا زیادہ ہونا معاملہ کے ساتھ شرط کو ملاحظہ کرتے ہوئے طے کیا جائے گا لہذا اگر کسی چیز کو کہ جس کی قیمت سودینار ہے بیچنے والے کے خیار کے ساتھ سو سے بہت کم قیمت پر بیچی جائے تو غبن حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جو مال خیار کے ساتھ فروخت ہوتا ہے اس کی قیمت ایسے مال سے کم ہوتی ہے جو لازمی طور پر فروخت کیا جائے اور دوسری شرائط کا بھی یہی حال ہے۔ خیار غبن کی شرط یہ ہے کہ قیمت کا فرق اتنا زیادہ ہونا ضروری ہے کہ جس سے عام لوگ ایسے معاملہ میں درگزر نہ کرتے ہوں اور اس کی تشخیص عرف پر منحصر ہے اور مختلف معاملات میں یہ فرق مختلف ہوتا ہے۔ پس ہو سکتا ہے کسی معاملہ میں  $\frac{1}{10}$  کا نصف فرق بلکہ  $\frac{1}{10}$  کا فرق درگزر کے قابل ہو اور غبن شمار نہ کیا جائے لیکن ایک میں سے دسویں حصہ کا دسواں حصہ قابل درگزر نہ ہو اور غبن شمار کیا جائے۔ لہذا اس کیلئے کوئی معین معیار نہیں ہے بلکہ اس کا فیصلہ عرف پر منحصر ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ مغبون، غابن سے اضافہ شدہ قیمت کا مطالبہ نہیں کر سکتا بلکہ اسے اختیار ہے کہ وہ معاملہ فسخ کر دے یا مسلمی قیمت (وہ قیمت جس پر معاملہ طے پایا ہو) پر راضی رہے۔ جیسے اگر غابن قیمت اضافی کو واپس کر دے تب بھی اس کا خیار ساقط نہیں ہوگا۔ ہاں اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ مغبون کے لئے خیار غبن عقد کے وقت سے حاصل ہو جاتا ہے نہ یہ کہ جس وقت غبن کو جانے خیار فسخ پیدا ہو جائے۔ لہذا اگر مغبون، غبن جاننے سے پہلے معاملہ فسخ کر دے اور اتفاقاً غبن حاصل ہو چکا ہو تو معاملہ خود بخود فسخ ہو جائے گا۔



مسئلہ ۳۔ اگر غبن معلوم ہو جائے اور فسخ کرنے میں جلدی نہ کرے تو اگر جلدی نہ کرنا حکمِ خدا سے ظاہر ہو جائے تو اس سے ہو تو اختیار کے باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر حکمِ خدا کو ہانتا ہو اور فسخ نہ کرے اور معاملے سے اس کی ہمت راضی نہ ہو لیکن کسی مرض کی وجہ سے فسخ کرنے میں تاخیر کرے تو ظاہر یہ ہے کہ اختیار باقی رہے گا۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جس کی وجہ سے غابن کو نقصان اٹھانا پڑے یا غابن کے کام میں غلطی واقع ہو جائے بلکہ اگر فسخ کرنے پر بناء رکھے لیکن بعد میں فسخ کرنے کا فیصلہ کرے تو اختیار کا باقی رہنا قوت سے غالی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۔ غبن کا معیار عقد کے وقت کی قیمت ہے پس اگر بعد از عقد قیمت زیادہ ہو جائے تو خریدار ساقط نہیں ہوگا اگرچہ عقد کے وقت قیمت میں کمی منہوں کے علم سے پہلے ہو اور اگر قیمت عقد کے بعد کم ہو جائے تو خریدار ثابت نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ یہ اختیار چند امور سے ساقط ہو جاتا ہے۔

اول: عقد کے ضمن میں اس کے ساقط ہونے کی شرط کرنا اور اس میں اسی مرتبہ کے ضمن پر اقتصار کیا جائے گا جس کا شرط کرتے وقت قصد کیا گیا ہو اور عبارت اس کو شامل ہوتی ہو۔ پس اگر جس کی شرط کی گئی ہے وہ ضمن سے ایک مرتبہ کا ساقط ہونا جیسے دسویں (حصہ) ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ ضمن پانچواں (حصہ) تھا تو اختیار ساقط نہیں ہوگا بلکہ اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کرے اگرچہ اس کا غبن اندازے سے زیادہ یا کہ غبن زیادہ ہو یا بہت بہت زیادہ ہو تو خریدار غبن اسی وقت ساقط ہوگا جب اس جیسے معاملہ میں جتنا غبن کا احتمال پایا جاتا ہو نہ زیادہ پس اگر فرض کریں وہ چھ سو اس نے سو کی خریدی ہے احتمال نہ ہو کہ اس کی اصلی قیمت دس یا بیس کے مساوی ہو اور یہ کہ ایسی چیز میں زیادتی کا احتمال یہاں تک ہوتا ہے اور بہت زیادتی کا احتمال تیس تک (کہ جس کا غبن ستر ہو جائے) جبکہ دس یا بیس کے برابر ہو تو مذکورہ شرط کے ساتھ اختیار ساقط نہیں ہوگا۔ یہ تمام اس صورت میں ہے کہ وہ اختیار جو مثلاً دس کی طرف سے مقید ہو کر آتا ہے اس کے ساقط ہونے کی شرط کی جائے اس صورت کے علاوہ امر دوم میں گفتگو کریں گے۔

دوم: عقد کے بعد اختیار کا ساقط کرنا اگرچہ اجمعی غبن ظاہر نہ ہوا ہو اور اس کے ثابت ہونے کے فرض کے ساتھ ساقط کیا گیا ہو اور یہ بھی پہلے کی طرح غبن کے اسی مرتبہ پر اقتصار کیا جائے گا جیسے عبارت شامل ہوگی۔ پس اگر غبن کے کسی خاص مرتبہ کے اختیار کو ساقط کیا گیا ہو مثلاً دس اور اس کے بعد معلوم ہو کہ غبن زیادہ مرتبہ کا تھا تو اختیار ساقط نہیں ہوگا۔ ایسی صورت میں جبکہ اختیار کا ساقط کرنا اس قید کے ساتھ ہو کہ وہ اختیار جو دس سے آنے والا ہے اسے ساقط کرنا ہوں ایک کلی عنوان کے طور پر کہ جو خارج میں اپنے ظرف کی مناسبت سے تطبیق ہوتی ہے لیکن اگر ایسے اختیار کو جو حد میں متضمن ہو چکا ہے اس خیال کے ساتھ کہ یہ دس مرتبہ کے غبن کا اختیار ہے (اگرچہ غبن زیادہ درجہ کا ہو) ساقط کر دے تو ظاہر یہ ہے کہ اختیار ساقط ہو جائے گا چاہے اس کو اس خیالی صفت کے ساتھ بیان کیا ہو یا نہ۔ پس اگر یوں کہے کہ وہ اختیار جو مرتبہ دس سے



آنے والا تھا اور عقد میں متحقق ہو چکا ہے اس کو ساقط کرتا ہوں اور پھر وصف مذکور مخالف شکل آئے تو بنا بر اقویٰ اختیار ساقط ہو جائے گا اور اس سے بھی زیادہ اولویت اس خیار کو ہے جسے اس خیال کے ساتھ ساقط کرے کہ وہ دس مرتبہ کے غبن سے آنے والا ہے اور یہی حال اس خیار کا ہے جسے خاص مرتبہ پر ہونے کی وجہ سے ساقط کرے اگر زیادہ یا بہت زیادہ ہو اور یہی مذکورہ حکم اس جگہ پر بھی جاری ہو گا جہاں اس نے خیار پر صلح کی ہو اور صلح کسی درجہ سے متقید ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ اس سے زیادہ تھی اس صورت میں صلح باطل ہے۔ دوسری دو صورتوں کے علاوہ اور جس طرح عقد کے بعد خیار کا مفت ساقط کرنا جائز ہے اسی طرح کچھ لے کر خیار پر صلح کرنا بھی جائز ہے پس اگر غبن کے مرتبہ کا علم ہو تو کوئی اشکال نہیں اور اگر غبن کے مرتبہ کا علم نہ ہو تو اگر تمام مراتب کی تصریح کی ہو تو مصالحت صحیح ہے یعنی یوں کہے کہ "اس معاملہ سے حاصل ہونے والے خیار غبن پر چاہے جس مرتبہ کا بھی ہو صلح کرتا ہوں"۔

سوم: غبن کا علم ہونے کے بعد مغبون اس چیز میں جو اس تک منتقل ہوئی ہے ایسا تصرف کرے کہ جس سے عقلاً عقد پر باقی رہنے اور خیار ساقط کرنے کو سمجھ لیں تو ایسا تصرف خیار کو ساقط کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر اس چیز کو ضائع کر دے یا ایسا کام کرے جو واپس کرنے سے مانع ہو یا اس چیز کو بیع لازم کے ذریعے بیچ دے بلکہ غیر لازم بیع کے ذریعہ بھی بیچ دے تو وہ تصرفات جن کا ذکر خیار حیوان میں گزر چکا ہے خیار کو ساقط کر دیتے ہیں۔ ہاں ایسے جزئی تصرفات مثلاً ناقابل توجہ سواری کرنا اور چارہ دینا وغیرہ کہ جو رضایت پر دلالت نہیں کرتے خیار کو ساقط نہیں کرتے جس طرح غبن ظاہر ہونے سے پہلے تصرف کرنا خیار کو ساقط نہیں کرتا جس طرح سے غابن کا اس چیز میں تصرف کرنا جو اس تک منتقل ہوئی ہے مطلقاً خیار کو ساقط نہیں کرتا۔

مسئلہ ۶۔ اگر مغبون بائع معاملہ کو فسخ کر دے تو اگر مال خریدنے والے کے پاس دیے کا دیا باقی ہو تو اسے واپس کر دے گا اور اگر مال ضائع ہو گیا ہو یا ضائع کر دیا گیا ہو تو بائع خریدنے والے سے اس مال کی مثل یا قیمت لے لے گا اور اگر خریدار کے پاس مال معیوب ہو گیا ہو چاہے خریدنے والے کے ہاتھ سے یا کسی طرح بھی جیسے آسمانی آفت اور اسی طرح کی چیزوں کے ذریعے مال کو نقصان عیب کے ساتھ واپس لے لے گا۔ اگر خریدنے والے نے مال کو لازم معاملہ کے ذریعے یا وقف کے ذریعے اپنی ملکیت سے خارج کر دیا ہو تو یہ ظاہراً ضائع کرنے کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔ پس بائع مثل یا قیمت کی طرف رجوع کرے گا اور اگر لازم معاملہ کے ذریعے نقل نہ کیا ہو مثلاً خیار کے ساتھ بچا ہو یا ہبہ کیا ہو تو اس کیلئے معاملے کو فسخ کرنے اور عین مال کو پلٹانے کے جائز ہونے میں اشکال ہے اور اگر عین مال اقالہ یا عقد جدید یا فسخ کی وجہ سے خریدنے والے کے پاس پلٹ آئے اور بائع کے بدل لینے کیلئے رجوع نہ کیا ہو تو خریدنے والے پر عین مال کے پلٹانے کو لازم قرار دینا بعید نہیں ہے اگرچہ سابقہ انتقال لازم ہی کیوں نہ ہو۔

اگر عین مال کی منفعت عقد لازم کے ذریعہ کسی اور کی طرف نقل کی گئی ہو مثلاً کرایہ پر دیا ہو تو یہ فسخ کرنے میں مانع



نہیں ہو سکتی جس طرح سے فسخ کرنے کے بعد کرایہ پر دنیا اپنے حال پر باقی رہے گا اور عین مال فسخ کی طرف سلب شدہ منفعت کی صورت میں پلٹ آئے گا اور کرایہ دار کی منفعت کے علاوہ دوسرے تمام منافع اگر ہوں تو فسخ کرنے والے کا حق منفعت کی اجرت مثل کیلئے بلع کے خریدنے والے کی طرف رجوع کرنے کے جواز میں قوی احتمال پایا جاتا ہے ہیں اور باقی مدت کی اجرت میں بلع عین مال پر اس مدت میں منفعت کے سلب ہو جانے سے پیدا ہونے والے نقصان کی وجہ جس طرح کہ احتمال ہے کہ بلع عین مال کی اس مدت میں منفعت کے ساتھ قیمت حساب کی جائے گی اور پھر سے خریدار کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ پس عین مال کی اس مدت میں منفعت کے ساتھ قیمت حساب کی جائے گی اور پھر منفعت کے بغیر قیمت گزاری کی جائے گی اور نتیجے کے طور پر بلع عین کے ساتھ دونوں قیمتوں کے درمیان فرق کو بھی لے لے گا اور ظاہر مذکورہ دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ منہون بلع کے فسخ کرنے کے بعد اگر مال خریدنے والے کے پاس موجود ہو لیکن اس نے مال میں ایسا تصرف کیا ہو کہ جو عین مال میں تبدیلی کا سبب ہو اور یہ تبدیلی یا موجب نقص ہوتی ہے یا موجب زیادہ یا موجب ملاحہ۔ پس اگر نقص کا سبب ہو تو عین مال کو نقصان عیب کے ساتھ لے لے گا جسے سابقہ مسئلہ میں بیان ہوا اور زیادتی کی صورت میں یہ زیادتی یا ایک صفت محض ہے مثلاً گندم کا آنے میں تبدیل ہونا، کپڑے کا دھونا یا پاندی کا ڈھلانا یا ایک ایسی صفت ہے جس میں عین ہونے کا شائبہ ہے مثلاً رنگنا اگر عام طور پر اسے عین شمار کریں یا صرف عین ہے جسے درخت لگانا، زراعت کرنا اور عمارت بنانا۔ اب پہلی صورت میں اگر اس زیادتی کا قیمت کے اضافہ ہونے میں کوئی دخل نہ ہو تو بلع عین مال کو واپس لے لے گا اور اسے کوئی قیمت ادا نہیں کرنی پڑے گی جس طرح خریدنے والے کو کچھ نہیں دینا پڑتا اور اگر اس زیادتی کا قیمت کے اضافہ ہونے میں دخل ہو تو عین مال کو بلع واپس لے لے گا اور آیا صفت کی وجہ سے اضافی قیمت خریدار کی ہے پس بلع عین مال لے کر قیمت اضافی خریدار کو دے گا یا خریدار بلع کے ساتھ قیمت میں شریک ہو جائے گا جس کے نتیجے میں مال کو بیچ کر قیمت دونوں کے درمیان نسبتاً تقسیم کی جائے گی یا عین مال میں اس زیادتی کی نسبت سے اس کے ساتھ شریک ہو جائے گا یا عین مال بلع کو دیا جائے گا اور خریدار کو اس کے عمل کی اجرت دی جائے گی یا یہ کہ خریدار کو کچھ بھی نہیں لے گا اس میں کئی احتمالات ہیں۔ دوسرا احتمال سب سے قوی تر ہے اور بلع پر لازم قرار نہیں دیا جائے گا کہ وہ عین مال کو بیچے بلکہ اسے حق ہے کہ وہ مال لے کر خریدار کے مال کی نسبت سے اسے قیمت دے سکتا ہے۔ دوسری صورت میں بھی مذکورہ احتمالات جاری ہیں لیکن تیسری صورت میں بلع عین مال کی طرف رجوع کرے گا اور درخت وغیرہ خریدار کے حصہ میں آئیں گے اور بلع خریدار کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ درخت کو اکھاڑے یا ضائع کرے اور نہ ہی نقصان عیب لینے کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اگرچہ مفت میں ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اسے ان کے باقی رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا جس طرح سے خریدار حق نہیں رکھتا کہ درخت کو بلا اجرت اور مفت باقی رکھے۔ پس مشتری کیلئے ضروری ہے کہ یا اجرت کے ساتھ درخت باقی رکھے یا درخت اکھاڑ کر گڑھے بھرے اور زمین پر آنے والے نقصان کو پورا کرے اور بلع ان دو چیزوں میں



ہے ایک پر خریدار کو مجبور کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اکھاڑے ہوئے درخت کو دوبارہ اس طرح لگایا جائے کہ جس کی وجہ سے درخت میں تبدیلی مکان کے علاوہ کوئی اور چیز وجود میں نہ آئے تو بائع خریدار کو نقل مکانی پر مجبور کر سکتا ہے اور ظاہراً اس درخت میں تبدیلی مکان میں کوئی فرق نہیں لیکن اگر عین مال میں حاصل ہونے والی تبدیلی ملاوٹ کی وجہ سے ہو مسئلہ میں زراعت اور غیر زراعت میں کوئی فرق نہیں لیکن اگر عین مال میں حاصل ہونے والی تبدیلی ملاوٹ کی وجہ سے ہو تو اگر عین مال کو کسی اور جنس کے مال کے ساتھ اس طرح ملایا ہو کہ عین مال تمیز نہ پاسکے تو معدوم کی مانند سمجھا جائے گا تو بائع مثل یا قیمت لے لے گا اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ چیز مستملک ہو اور ضائع شدہ شمار کی جائے جس طرح سے اگر عرق گلاب کو گھی میں ملا دے یا دونوں مل کر عرفاً ایک اور حقیقت کو تشکیل دیں تو ان دو صورتوں کے علاوہ احتیاط کو مصالحت اور باہمی رضامندی کے ذریعہ ترک نہیں کرنا چاہئے اگرچہ ایسے مخلوط میں جس میں تمیز ہونا ممکن نہ ہو تلف کرنے والے کا حکم جاری ہونا قوت سے خالی نہیں ہے اور اگر ملاوٹ اسی جنس کے مال سے کی ہو تو ظاہراً مقدار کی نسبت سے شرکت حاصل ہو جائے گی اور اگر کم درجے کی ہم جنس چیز سے مخلوط کیا ہو یا اعسلی درجہ کی چیز سے مخلوط کیا ہو تو پہلی صورت میں نقصان عیب لے لے گا اور دوسری صورت میں اضافی قیمت ادا کرے گا لیکن احتیاط یہ ہے کہ مصالحت کریں خصوصاً دوسری صورت میں۔

مسئلہ ۸۔ اگر دو چیزوں کو ایک ہی معاملے میں بیچے یا خریدے اور ان میں سے ایک میں مغبون ہو جائے نہ کہ دوسرے میں تو دونوں چیزوں کو فسخ کرنے میں علیحدہ نہیں کر سکتا بلکہ اس پر لازم ہے کہ یا معاملہ کو دونوں کی نسبت سے فسخ کر دے یا دونوں پر راضی ہو جائے۔

### پہنجم: اختیار تاخیر

یہ اختیار وہاں پر آتا ہے کہ بائع کوئی چیز فروخت کرے اور تمام قیمت نہ لے لے اور مال کو خریدار کے حوالہ نہ کرے اور دونوں قیمت اور مال میں سے کسی چیز کے تاخیر کرنے کی شرط بھی نہ کی گئی ہو۔ پس اس صورت میں معاملہ تین روز تک لازم رہے گا۔ پس اگر خریدار قیمت لے آیا تو وہ اس مال کی نسبت زیادہ حقدار ٹھہرائے گا لیکن اگر قیمت نہ لایا تو بائع کو معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ ہاں اگر مال ضائع ہو جائے تو بائع کے حصہ میں قرار پائے گا اور بائع کا بعض قیمت لینا ایسا ہے جیسے کچھ نہیں لیا۔

مسئلہ ۱۔ ظاہراً یہ اختیار فوریت کا حامل نہیں ہے۔ پس اگر تین دن تک فسخ کرنے میں تاخیر کرے تو اختیار ساقط نہیں ہوگا مگر ان چیزوں سے جو اختیار ساقط کرنے کا سبب ہوتی ہیں ان سے اختیار ساقط ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ یہ اختیار عقد کے دوران اختیار کے ساقط کرنے کی شرط سے ساقط ہو جاتا ہے اور تین روز کے بعد ساقط کر دے تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن تین دن سے پہلے اختیار ساقط کرنے سے اس کے ساقط ہونے میں اشکال ہے اور ساقط نہ ہونا اقویٰ



ہے جس میں سے خرید کے تین دن کے بعد قیمت دینے والے دن کے قریب آگے سے پہلے سے خرید دیا جاتا ہے اور اگر خرید دیا جاتا ہے تو خرید دینے والے دن کے قریب آگے سے پہلے سے خرید دیا جاتا ہے اور اگر خرید دیا جاتا ہے تو خرید دینے والے دن کے قریب آگے سے پہلے سے خرید دیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۔ تین روز سے سرکار کی دشمنی سے لڑنے میں ان کے عہدہ اور حق کو حاصل نہیں ہوتے ہیں اگر مرنے والے وقت معاملہ انجام دے تو تین دن کا آخری حصہ تیسرے دن خرید کے وقت تک ہے بلکہ اگر معاملہ رات میں انجام پائے تو پہلی رات یا اس کا کچھ حصہ تین روز میں شامل ہو جائے گا اور چہرہ استحقاق کافی ہے جس کے ذریعہ کے اول وقت میں معاملہ انجام پائے تو چوتھے دن نال کے بعد خرید کے وقت کا آخر کار ہوگا۔

مسئلہ ۴۔ یہ خیارات کے علاوہ دوسرے معاملات میں جاری نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۵۔ اگر تین دن کے اندر یا تین دن کے بعد مال حاصل ہو جائے تو بنا ہوا حق یا مال شامل کیا جائے گا۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی ایسی چیز بیچے جو بہت جلدی خراب ہونے لگتی ہو اس طرح کہ اگر رات بھر وہ جائے تو خراب ہو جائے گی مثلاً سبزیجات اور بعض پھل یا بعض اوقات گوشت یا اور ایسی ہی دوسری چیزیں تو اگر خریدار دیر کرے اور وہ مال کے پاس باقی ہو تو مال ان کے خراب ہونے سے پہلے خرید رکھتا ہے جس کے نتیجے میں معاملہ فسخ کر سکتا ہے اور جیسے چاہے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

### ششم۔ خیارات رؤیت

خیارات رؤیت اس جگہ پر ہے جہاں بغیر دیکھے تعریف کی بنا پر کوئی چیز خرید لے اور پھر اسے اس تعریف و تمجید کے برعکس پائے یعنی وہ چیز اس تعریف سے کمتر ہو اور اسی طرح ہے جب اس چیز کو کہ جسے پہلے دیکھا تھا اس کے برخلاف پائے۔ پس خریدار کو خیارات فسخ حاصل ہو جائے گا اور وہ مقام جہاں بیچنے والا کسی چیز کو کسی اور وصف کے ساتھ فروخت کرے پھر وہ چیز کو اس وصف سے بڑھ کر پائے جیسا کہ اس نے پہلے دیکھا تھا یا ثمن کو کی گئی تعریف کے برخلاف پائے یعنی شے اس قیمت سے کمتر ہو تو ان موارد میں فروخت کرنے والا کو خیارات فسخ حاصل ہے۔

مسئلہ ۱۔ یہاں پر خیارات لوٹانے اور حفاظت کرنے کے درمیان بلا عوض اور مفت ہے۔ اور صاحب خیارات کو چیز کی حفاظت کرنے پر نقصان عیب لینے کا حق نہیں ہے جیسا کہ اس کا خیارات بدل کرنے اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ بدلنے سے ملتا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ناپید ہونے والا وصف عیب کی وجہ سے شے کے سالم ہونے میں دخیل ہو تو نقصان عیب لینے میں ارتحان پایا جاتا ہے نہ کہ وصف مفقود ہو جانے کی بنا پر۔

مسئلہ ۲۔ اس خیارات کا مقام وہ معین شے ہے جو خرید و فروخت کے وقت موجود نہ ہو۔ اس معاملہ کے صحیح ہونے کا دار



خیار اسفند  
معاذ اللہ تو پہلے دیکھنا ہے کہ ان صفات کے ہائی رہ جانے کا اطمینان ہوتا ہے اس میں اشکال ہے اور یا اس شے کی اس  
طرح تعریف کرنے پر ہے کہ جس سے مراد اصل پر طرف ہو جاتا ہو یعنی پس، نوع اور صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ جن کے  
اشکال سے فیض اور لوگوں کا فوہی بدل جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۔ مقررہ فقہاء کے نزدیک یہ خیار دیکھنے ہی فوری ہو جاتا ہے لیکن اس میں اشکال ہے۔  
مسئلہ ۴۔ یہ خیار عقد کے ضمن میں شرط سقوط کے ساتھ ساقط ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس شرط سے رفع جہل کا اطمینان  
برقرار رہے ورنہ یہ شرط باطل ہے اور عقد کو باطل کر دے گی اور رویت کے بعد خیار ساقط کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے اسی  
طرح رویت کے بعد چیز میں اس طرح تصرف کرنے سے خیار ساقط ہو جاتا ہے جس سے فرید و فروخت پر راضی ہونا ثابت  
ہوتا ہو اور اگر رویت پر ہمار کھی جائے تو رفع کرنے میں جلدی نہ کرنے سے خیار ساقط ہو جاتا ہے۔

### ہفتم، خیار عیب

خیار عیب اس جگہ پر ہے جہاں خریدار بیع میں کوئی عیب دیکھے تو جب تک اس نے قول یا فعل کے اعتبار سے کہ جو  
سقوط پر دلالت کرتے ہوں (چیز) لوٹانے کو ساقط نہ کیا ہو اس وقت تک رفع کرنے اور نقصان عیب لے کر جنس رکھنے کے  
درمیان تمیز ہے اور اس میں ایسا تصرف بھی نہ کیا ہو جو عین کو تبدیل کر دے اور مدت گزرنے کے بعد خریدار کے پاس جو  
حق خیار حاصل ہے اور جس کا ضامن فروخت کرنے والا ہے عین میں نقص پیدا نہ ہوا ہو جیسے خیار حیوان، خیار مجلس اور  
خیار شرط، اس صورت میں کہ جب یہ (آخری دونوں) خریدار کے ساتھ نقص ہوں اور ظاہراً اس کے سقوط کا معیار یہ  
ہے کہ بیع تلف ہونے یا تلف کے حکم میں ہونے یا عیب یا نقص کی وجہ سے اگرچہ عیب نہ ہو بعدہ موجود نہ ہو، ہاں ظاہر یہ  
ہے کہ جب تک نقص لازم نہ آئے اگرچہ حصول شرکت کی مانند ہی کیوں نہ ہو تب تک زیادتی کی وجہ سے تغیر، سقوط کا  
موجب نہیں بنتا جو بھی صورت ہو نہ کورہ چیزوں میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے لوٹانے کا حق نہیں رکھتا بلکہ صرف  
نقصان عیب اس کیلئے ثابت ہے اور جس طرح بیع میں عیب پانے کی وجہ سے خریدار کو حق خیار حاصل ہو جاتا ہے اسی  
طرح فروخت کرنے والا اگر معینہ قیمت میں کوئی عیب پائے تو اس کیلئے حق خیار ثابت ہو جاتا ہے۔

عیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو خلقت اصلی اور طبعی راستے سے کم یا زیادہ ہو جیسے نابینا پن اور لنگڑا پن وغیرہ۔

مسئلہ ۱۔ اگر عقد کے وقت واقعاً عیب پایا جاتا ہو تو یہ خیار ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ بعد میں ظاہر نہ ہو، پس عیب کا  
ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (عیب) شروع ہی سے تھا نہ یہ کہ (عیب کا) موجود ہونا خیار حاصل ہونے کا سبب  
ہو، پس اگر عیب ظاہر ہونے سے پہلے خیار کو ساقط کر دے تو یہ ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ عیب ظاہر ہونے کے بعد خیار ساقط



کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عقد کے ضمن میں شرط سقوط سے اور عقد کے وقت عیوب سے چشم پوشی (اظہار برائت) کرنے سے مثلاً وہ کہے "میں فروخت کرتا ہوں چاہے اس میں کوئی بھی عیب ہو" خیار ساقط ہو جاتا ہے اور جس طرح عیوب سے صرف نظر کرنا سقوط خیار کا موجب بنتا ہے اسی طرح نقصان عیب کے مطالبے کا حق بھی ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ عقد کے ضمن میں یا عقد کے بعد نقصان عیب کے مطالبے کرنے کے حق کا ساقط ہونا قرارداد کے تلخ ہے۔

مسئلہ ۲۔ جس طرح صیغہ عقد پڑھتے وقت عیب پائے جانے کی وجہ سے خیار ثابت ہو جاتا ہے اسی طرح عقد پڑھنے کے بعد وصول کرنے سے پہلے عیب پیدا ہو جانے کی صورت میں خیار ثابت ہو جاتا ہے اور وہ عیب جو عقد کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ (مال) لوہے میں مانع ہوتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب وصول کرنے کے بعد اور خریدار کو حق خیار حاصل ہونے کے بعد کہ فروشنہ جس کا ضامن ہے عیب پیدا ہو جائے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اگر وصول کرنے سے پہلے عیب پیدا ہو جائے تو یہ خیار کا سبب بنے گا۔ پس اس صورت میں گزشتہ عیب کی بنا پر لوٹانے اور فسخ کرنے کی راہ میں بدرجہ اولیٰ مانع نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۔ اگر عقد کے وقت معیوب ہو اور ظاہر ہونے سے پہلے عیب برطرف ہو جائے تو ظاہراً خیار ساقط ہو جاتا ہے بلکہ نقصان عیب وصول کرنے کا سقوط بھی قرب سے خالی نہیں ہے اور احتیاط مصالحت کرنے ہی میں ہے۔

مسئلہ ۴۔ نقصان عیب وصول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جنس کی صحیح ہونے کے اعتبار سے اور پھر معیوب ہونے کے لحاظ سے قیمت لگائی جائے اور دونوں کے مابین نسبت کا لحاظ کیا جائے اور پھر اسی نسبت سے قرار شدہ قیمت کو کم کر دیا جائے۔ پس اگر صحیح ہونے کی صورت میں اس کی قیمت نو لگائی جائے اور معیوب ہونے کے لحاظ سے چھ اور قرار شدہ قیمت چھ ہو تو چھ سے دو کو کم کر دیا جائے گا اور اسی طرح (باقی مثالیں) اور اس کو متعین کرنے کیلئے اہل خبرہ (آگاہ افراد) کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اقویٰ یہ ہے کہ اہل خبرہ میں سے ایک باوثوق شخص کا قول معتبر ہوگا اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ تعدد اور عدالت کے اعتبار سے گواہی اور شہادت میں جو کچھ معتبر ہے یہاں پر بھی وہی کچھ معتبر ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اگر قیمت لگانے والے صحیح و سالم جنس اور معیوب جنس یا دونوں میں قیمت لگانے کے اعتبار سے اختلاف کریں تو احتیاط یہ ہے کہ مصالحت کے ساتھ اس معاملے کو ختم کر دیں اور قریہ کشی خصوصاً بعض صورتوں میں بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی ایک ہی معاملہ میں دو چیزوں کو باہم فروخت کر دے پھر ان میں سے کسی ایک میں عیب پیدا ہو جائے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ نقصان عیب وصول کرے یا پورے معاملے کو ختم کر دے لیکن وہ اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ معیوب جنس کو واپس کر دے اور صحیح جنس کو اپنے پاس رکھ لے اسی طرح اگر دو اشخاص کسی چیز کو خریدنے میں شریک بن جائیں اور وہ معیوب ہو تو ان میں سے کسی ایک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ صرف اپنا حصہ لوٹا دے جب اس کا شریک راضی نہ ہو۔ البتہ ان دونوں موارد میں اشکال ہے خصوصاً دوسرے مورد میں۔ ہاں اگر فروخت کرنے والا راضی ہو جائے تو دونوں مسئلوں میں تبعیض (معیوب چیز کو لوٹا دینا اور صحیح کو رکھ لینا) بلا اشکال صحیح اور جائز ہے۔



### احکام خیار

خیار کے کچھ ایسے احکام ہیں جو سب خیارات میں مشترک ہیں اور کچھ ایسے احکام ہیں جو بعض خیارات کے ساتھ تخصّص ہیں جس کی اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

مشترک احکام میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی صاحب خیار مر جائے تو اس کا حق خیار اس کے وارث کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر انواع خیار کے درمیان کوئی فرق نہیں اور جو چیز وارث میں تخصّص پائے جانے کی وجہ سے اس وارث میں ملنے سے جیسے قتل اور کفر وہ اس وارث میں بھی ملنے ہوگی جس طرح وہ چیز جو خود میت وارث کی حد تک وارث سے ملے ہو اور وہ میت سے زیادہ قریب وارث کا موجود ہونا ہے اسی طرح وہ چیز میں بھی وارث سے ملنے ہوگی اور اگر خیار مخصوص مال سے متعلق ہو کہ جس سے بعض ورثہ محروم ہوں مثلاً زمین جو بیوی کو نہیں ملتی ہے اور بیوہ (باب کی چھوٹی بیوی) انگوٹھی پہننے کا لباس شمشیر اور مصحف) کہ جو بیٹے بیٹے کے علاوہ دوسرے بیٹوں کے حصے میں نہیں آتے ہیں وہ وارث (جو اصل مال میں وارث لینے سے محروم ہے) بطور مطلق اپنے سے متعلق خیار سے محروم نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۔ وہ مقام جہاں ایک ہی وارث ہو وہاں کوئی اشکال نہیں اور اگر وارث متعدد ہوں تو قویٰ یہ ہے کہ ان تمام کیلئے اس اعتبار سے خیار ثابت ہے کہ اگر ان میں سے بعض دوسروں کے فسخ کے بغیر فسخ کر دیں تو نہ تمام بیع میں اور نہ ہی اپنے حصے میں فسخ کا کوئی اثر باقی رہ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر ورثہ اس چیز کی بیع کو فسخ کرنے پر متفق ہو جائیں جسے ان کے مورث (وارث) تقسیم کرتے رہے (۱) نے فروخت کر دیا ہے تو اگر خود قیمت موجود ہو تو وہ خریدار کو ادا کریں گے اور اگر قیمت موجود نہ ہو تو میت کے مال سے دیں گے اور اگر میت کا مال موجود نہ ہو تو کیا یہ میت پر رہے گی اور اس کا ذمہ مشغول رہے گا تا کہ واپس آئے والی بیع سے اسے بری الذمہ کرنا واجب ہو۔ پس اگر کوئی چیز باقی رہ جائے تو وہ ورثہ کی ہوگی اور اگر اس کا ذمہ بری الذمہ نہ ہو سکے تو کیا اس کے ذمہ (قیمت) باقی رہے گی یا یہ کہ وارثوں کے ذمہ باقی رہے گی اور ہر ایک ورثہ کو اپنے حصے کے مطابق قیمت کا بدلہ دینا پڑے گا اس میں دو وجہ ہیں لیکن دونوں میں سے پہلی وجہ زیادہ بہتر ہے۔



### احکام خیاریہ

خیار کے کچھ ایسے احکام ہیں جو سب خیارات میں مشترک ہیں اور کچھ ایسے احکام ہیں جو بعض خیارات کے ساتھ نقص ہیں جس کی اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

مشترک احکام میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی صاحب خیاریہ مر جائے تو اس کا حق خیاریہ اس کے وارث کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر انواع خیاریہ کے درمیان کوئی فرق نہیں اور جو چیز وارث میں نقص پائے جانے کی وجہ سے اموال وارث میں مانع ہے جیسے قتل اور کفر وہ اس وارث میں بھی مانع ہوگی جس طرح وہ چیز جو محرومیت وارث کی حد تک وارث سے مانع ہو اور وہ میت سے زیادہ قریب وارث کا موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ چیز یہاں پر بھی وارث سے مانع ہوگی اور اگر خیاریہ مخصوص مال سے متعلق ہو کہ جس سے بعض ورثہ محروم ہوں مثلاً زمین جو بیوی کو نہیں ملتی ہے اور حبوہ (باپ کی چھوڑی ہوئی انگوٹھی، پہنے کا لباس، شمشیر اور مصحف) کہ جو بڑے بیٹے کے علاوہ دوسرے بیٹوں کے حصے میں نہیں آتا۔ پس وہ وارث (جو اصل مال میں وارث لینے سے محروم ہے) بطور مطلق اپنے سے متعلق خیاریہ سے محروم نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۔ وہ مقام جہاں ایک ہی وارث ہو وہاں کوئی اشکال نہیں اور اگر وارث متعدد ہوں تو اقویٰ یہ ہے کہ ان تمام کیلئے اس اعتبار سے خیاریہ ثابت ہے کہ اگر ان میں سے بعض دوسروں کے فسخ کیے بغیر فسخ کر دیں تو نہ تمام بیع میں اور نہ ہی اپنے حصے میں فسخ کا کوئی اثر باقی رہ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر ورثہ اس چیز کی بیع کو فسخ کرنے پر متفق ہو جائیں جسے ان کے مورث (وارث تقسیم کرنے والا) نے فروخت کر دیا ہے تو اگر خود قیمت موجود ہو تو وہ خریدار کو ادا کریں گے اور اگر قیمت موجود نہ ہو تو میت کے مال سے دیں گے اور اگر میت کا مال موجود نہ ہو تو کیا یہ میت پر رہے گی اور اس کا ذمہ مشغول رہے گا تاکہ واپس آنے والی بیع سے اسے بری الذمہ کرنا واجب ہو۔ پس اگر کوئی چیز باقی رہ جائے تو وہ ورثہ کی ہوگی اور اگر اس کا ذمہ بری الذمہ نہ ہو سکے تو کیا اس کے ذمہ (قیمت) باقی رہے گی یا یہ کہ وارثوں کے ذمہ باقی رہے گی اور ہر ایک ورثہ کو اپنے حصے کے مطابق قیمت کا بدل دینا پڑے گا۔ اس میں دو وجہ ہیں لیکن دونوں میں سے پہلی وجہ زیادہ بہتر ہے۔

### وہ مقام جہاں معاملہ اطلاق کی صورت میں

#### مبیع میں داخل ہوتا ہے

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی باع کو فروخت کر دے تو اس میں موجود زمین، درخت اور نخل بیع میں داخل ہوں گے اور یہی حکم ہے ان تعمیرات کا جیسے باغ کی دیوار اور وہ چیزیں جو اس کے ملحقات اور وسائل میں سے شمار ہوتی ہیں جیسے کنواں اور چرخ



لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب معاملہ میں ان کا داخل ہونا عام طور سے معمول ہو اور (جیسے) حیوانات کی حفاظت سمجھو اور اسی جیسی دوسری چیزیں لیکن اس کے برخلاف اگر وہ زمین فروخت کرے تو اس میں موجود نخل اور درخت شامل نہیں ہوتے مگر یہ کہ شرط کی جائے اور اسی طرح ماں کی خرید و فروخت میں جب تک شرط نہ کی جائے اس کا محل شامل نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس حد تک متعارف ہو کہ ماں کیلئے اس کا محل قید کی حیثیت رکھتا ہو جیسا کہ عام طور سے ایسا ہی ہے اور درخت کے پھل کی بھی یہی صورت ہے۔ اگر کھجور کے درخت کو فروخت کر دے تو اگر اس نے پیوند کاری کی ہو تو اس کا ثمرہ فروخت کرنے والے کا ہو گا اور خریدار کیلئے واجب ہے کہ اتنی کھجوروں کو ان کے درختوں پر رہنے دے کہ جتنی لوگوں کو درخت پر باقی رکھنے کی عادت ہوتی ہے اور اگر اسے ملتج نہ کیا ہو تو وہ خریدنے والے کی ہے اور ظاہر یہ بیع کے ساتھ مختص ہے لیکن غیر بیع (خرید و فروخت) میں اگر شرط اور معمول نہ ہو تو منتقل کرنے والے کا مال ہوتا ہے چاہے اس کی پیوند کاری کی ہو یا نہیں جیسا کہ یہ حکم کھجور کے درخت کے ساتھ مختص ہے۔ پس اس کے علاوہ میں یہ حکم جاری نہیں ہوتا بلکہ پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوتا ہے مگر یہ کہ شرط کی جائے یا اس طرح کا معمول ہو کہ جو قیید کا موجب بنتا ہو۔

مسئلہ ۲۔ اگر درختوں کو فروخت کر دے اور فروخت کرنے والے کیلئے پھل رہ جائیں اور انہیں پانی کی ضرورت ہو تو صاحب پھل کیلئے انہیں پانی دینا جائز ہے اور درختوں کے مالک کو اسے روکنے کا کوئی حق نہیں اور اس کے برعکس بھی اسی طرح ہے اور اگر ان دونوں میں سے ایک کو پانی دینے اور دوسرے کو پانی نہ دینے سے نقصان پہنچتا ہو تو فروخت کرنے والے کے حق کو کہ جو پھلوں کا مالک ہے مقدم کرنے یا حق خریدار کو کہ جو درختوں کا مالک ہے مقدم کرنے میں دو وجہ ہیں کہ دوسری وجہ رحمان سے خالی نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کو مقدم کرنے پر اگرچہ دوسرے کیلئے ضرر کا باعث ہو مصالحت کریں اور رعایت دیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی باغ کو فروخت کر دے اور مثلاً کھجور کے ایک درخت کو (اس میں سے) مستثنیٰ کر دے تو وہ باغ میں داخل ہونے والے سے خارج ہونے اور زمین سے اس کی شاخیں اور جڑیں کھینچنے کا حق رکھتا ہے اور خریدار کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں سے کسی ایک سے بھی اسے روکے اور اگر گھر فروخت کر دے تو اس کی زمین اور اس میں بلائی اور زیریں عمارتیں اسی میں شامل ہیں مگر یہ کہ بالائی عمارت اندر آنے اور باہر جانے والے راستے، لوازمات اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کے اعتبار سے مستقل ہو کہ جنہیں عام طور سے جدا اور مستقل ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح تہہ خانے، کنوئیں، دروازے، عمارت میں موجود کڑیاں اور لگی ہوئی کیلیں بھی اس میں شامل ہیں بلکہ سیزمی کا راستہ بھی اس میں شامل ہے کہ جو اس (عمارت) میں لگی ہوئی ہے اور نصب شدہ چکی اس میں شامل نہیں مگر یہ کہ شرط کی جائے۔ اسی طرح اگر گھر میں درخت یا کھجور کا درخت ہو تو وہ بھی اس میں شامل نہیں ہے مگر شرط کے ساتھ اگرچہ وہ اس طریقے سے کہ ”وہ چیزیں جن کا گھر کی دیواروں نے احاطہ کر رکھا ہے“ یا اس طرح متعارف ہو جو قیید کا موجب بنے جیسا کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اور بعید نہیں کہ چابیاں بھی اس میں شامل ہوں۔



مسئلہ ۲۔ زمین میں پیدا ہونے والے ہاتھ اور اس میں موجود قدرتی معدنیات زمین کی فروخت میں شامل ہیں لیکن زمین میں دفن شدہ ہاتھ جیسے امانت کے طور پر رکھے گئے خزانے اور ان جیسی دوسری چیزیں زمین کی فروخت میں شامل نہیں ہیں۔

### قبض و تسلیم

مسئلہ ۱۔ اگر تاخیر کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو خریدار اور فروخت کرنے والے پر عقد کے بعد عوض و موقوف کو حوالے کرنا واجب ہے۔ پس دونوں میں سے کسی ایک کیلئے امکان کی صورت میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ دوسرا راضی ہو اور اگر دونوں اجتناب کریں تو انہیں مجبور کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک اجتناب کرے تو اسی کو مجبور کیا جائے گا۔ اگر خریدار اور فروخت کرنے والا یہ شرط رکھیں کہ معینہ مدت تک حوالے کرنے میں تاخیر کی جائے تو یہ جائز ہوگا اور اس کو مدت تاخیر میں پہلے شخص کے حوالے کرنے سے اجتناب کرنے کا کوئی حق نہیں کہ جس کی مقابل نے شرط رکھی ہے۔ ہاں اگر اتفاقاً طہر پر اس مدت کے پہنچنے تک تاخیر ہو جائے تو جس سے شرط کی گئی ہے اگر وہ شرط شدہ چیز کے حوالے کرنے سے اجتناب کرے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ بھی حوالے کرنے سے اجتناب کرنے کا حق رکھتا ہے اسی طرح فروخت کرنے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے لئے گھر میں رہائش، جانور پر سواری کرنے یا زمین میں کاشت کرنے اور ان جیسی دوسری چیزوں کی معینہ مدت تک کیلئے شرط کرے اور غیر منقولہ چیزوں میں جیسے گھر اور کھیت، قبض و تسلیم (وصول کرنے اور حوالے کرنا) انہیں خالی کرنا ہے اور اس سے مراد دست بردار ہونا اور ان چیزوں کو اٹھانا ہے جو تخلیہ کے منافی ہیں اور طرف مقابل کو تصرف کرنے کی اجازت دینا ہے تاکہ وہ (جگہ) اس کے اختیار میں چلی جائے لیکن منقولہ چیزوں میں جیسے خوراک، لباس اور اس جیسی دوسری چیزیں تو آیا ان میں قبض و تسلیم سے مراد تخلیہ کرنا ہے یا مطلقاً ہاتھ سے وصول کرنا ہے ان کی اقسام میں تفصیل پائی جاتی ہے، یہاں پر کئی اقوال ہیں، بعید نہیں کہ جہاں خریدار اور فروخت شدہ کیلئے عوض اور موقوف کو حوالے کرنا واجب ہے وہاں تخلیہ کرنا کافی ہو اگرچہ اس احتمال کی بنا پر کہ جو بعید نہیں ہے یہ کام اس کو مناسب ہونے سے خارج نہیں کرتا اور یہ کہ اس کا تلف ہونا اسکے ذمے میں نہ ہو اس بات سے بھی خارج نہیں کرتا اگرچہ دوسرے مقامات پر کہ جہاں قبضے میں لینا معتبر ہے تخلیہ کرنے پر اکتفا نہ کیا گیا ہو کہ جس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر خریدار کو حوالے کرنے سے پہلے بیع تلف ہو جائے تو وہ فروخت کرنے والے کے مال میں سے ہوگی۔ پس معاملہ فسخ ہو جائے گا اور قیمت خریدار کو واپس مل جائے گی اور اگر وصول پانے سے پہلے بیع سے کوئی ثمرہ ظاہر ہو جائے مثلاً بچہ (حیوان ہونے کی صورت میں) یا پھل، تو وہ خریدار کی ملکیت ہوگا اور اگر وصول پانے سے پہلے کوئی عیب ظہر آجائے تو خریدار کو تمام قیمت کے مقابلے پر اختیار ہے چاہے معاملہ کو فسخ کر دے یا قبول کر لے اور کیا اسے نقصان عیب لینے کا حق ہے؟ اس میں تردد پایا جاتا ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ وہ استحقاق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۳۔ اگر بہت سی چیزوں کو ایک ساتھ فروخت کر دے اور پھر ان میں سے بعض قبضے سے پہلے تلف ہو جائیں تو